خاتونِ خانہ از: الاستاذ مظہر علی ادیب ۔ ناشر: مکتبۂ سفیر، قذافی مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ قیمت: ۱۵/۵ روپے

یہ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے، جو اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کے دو ایڈیشن رام پور بھارت سے نکل چکے ہیں (مؤلف نے بھارتی ایڈیشنوں کی کوئی رائلٹی وغیرہ نہیں لی)۔

کتاب کھولیں تو تین نمایاں شخصیتوں کے خیالات کتاب کے متعلق سامنے آتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب (مقدمہ) جسٹس ملک غلام علی صاحب (مراسلہ) اور مریم جمیلہ (انگریزی مکتوب کا ترجمہ)۔

استاذ مظہر ادیب نے "عورت بگاڑ" تہذیب کے حملوں کے مقابلے میں ایک مدت سے محاذ قائم کر رکھا ہے اور کئی چیزیں لکھ چکے ہیں۔ اصل میں کپڑے کا ایک ٹکڑا جو عورت کو ہوس زدہ مردوں کی نگاہوں کی زد سے محفوظ رکھتا ہے، مغرب اُسے اپنی تہذیبی پیش قدمی کے خلاف ایک آہنی دیوار سمجھتا ہے اور نہ صرف عیسائی ملکوں میں بلکہ مسلمان قوموں میں خود مسلمانوں کے ذریعے اس دیوار کو توڑنے کے لیے جتن کیے جا رہے ہیں۔ ابھی ایک یورش ترکیہ میں ہوئی تھی۔ دراصل یہ تہذیب عورت کو گھر کے تحفظاتی ادارے سے نکال کر ہوس کے اڈوں، ثقافتی تماشوں، شو بزنس کے کرتبوں، نائٹ کلبوں، جرائم اور جاسوسی میں استعمال کرتی ہے۔ اس فتنے کے برخلاف استاد ادیب نے نہ صرف اسلامی دلائل بلکہ مغربی دانشوروں کے اقوال اور وہاں کے واقعات و احوال کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ پردہ قید نہیں آزادی ہے اور مسلم عورت کے شایانِ شان مرتبہ خاتونِ خانہ کا ہے۔

استاذ مظہر ادیب اقبال کو بھی اپنے دعوے کے گواہ کے طور پر لائے ہیں، لیکن اجتہاد کے لیے بعض دانشور جس طرح اقبال کے خیالات کو حرفِ آخر قرار دے رہے ہیں، عورت کے معاملے میں اس طرح اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ ایک اقبال پسند، دوسرا ناپسند!